Article

Urdu and English Alphabets: Research Analysis

اردو اور انگریزی حروف تہجی: تحقیقی جائزہ

Khurram Shahzad Khurram[1], Dr. Tariq Hashmi[2*]
[1]Ph.D. Scholar, [2]Associate Professor, Urdu Department, Govt. College University, Faisalabad
***Correspondence:** drtariqhashmi@gcuf.edu.pk

خرم شہزاد خرم[۱]، ڈاکٹر طارق ہاشمی[۲]

[1]پی ایچ ڈی سکالر، [2]ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

eISSN: **2073-3674**
pISSN: **1991-7813**

This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Copyright: © 2025 by the authors.

Abstract:
This research analysis explains the structural, phonetic, and historical aspects of the English and Urdu Alphabets. It highlights their similarities and differences. The 26 English alphabets, derived from the Latin script. In contrast, the Urdu alphabets, derived from Arabic, Persian and other languages having phonetic-based pronunciation system. The direction of writing also differs between these languages. English is written from left to right and Urdu from right to left. Furthermore, English have a combination of vowels and consonants to construct diverse phonetic sounds, while Urdu has additional diacritical marks for the purpose of pronunciation accuracy. This study examines the linguistic and phonological similarities and differences implications of these differences, by shedding light on this question how the structural properties of each alphabet influence literacy, pronunciation, and linguistic expression? This research analysis aims to provide a deeper understanding of the role played by the alphabet language, communication, and cultural identity.

Keywords:
English Alphabet, Urdu Alphabet, Comparison, Phonetics, Latin script, Arabic-Persian, Phonological Differences, Writing Direction, Pronunciation System, Linguistic Expression.

زبان کسی بھی تہذیب اور ثقافت کی بنیاد ہوتی ہے اور اس کی شناخت کا بنیادی جزو اس زبان کا حرفِ ہجا ہے۔ اردو اور انگریزی دونوں زبانیں عالمی سطح پر بولی اور سمجھی جانے والی زبانیں ہیں لیکن ان کے حروف تہجی کی ساخت، تاریخ اور صوتیاتی نظام ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں۔ اردو ایک امتزاجی زبان ہے جو عربی، فارسی اور مقامی ہند- آریائی زبانوں کے اثرات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے جبکہ انگریزی کا تعلق جرمنک زبانوں سے ہے اور اس کا حروف تہجی رومی (لاطینی) رسم الخط سے اخذ کیا گیا ہے۔ اردو حروف تہجی میں ۳۹ سے ۴۰ حروف شامل ہیں۔ ان میں اضافی نقطے بعض حروف کو منفرد صوتی آہنگ عطا کرتے ہیں جبکہ انگریزی میں ۲۶ بنیادی حروف ہیں جو مختلف صوتی ارکان کے ذریعے لاتعداد الفاظ کی تشکیل کرتے ہیں۔ اردو رسم الخط دائیں سے بائیں جب کہ انگریزی بائیں سے دائیں لکھی جاتی ہے۔ یہ سمتی تعین دونوں زبانوں کے طریقہ تحریر میں ایک بنیادی فرق پیدا کرتا ہے۔ اردو میں حروف کی اشکال، لفظ کے آغاز، وسط یا آخر میں آنے پر تبدیل ہوتی ہیں جبکہ انگریزی میں ہر حرف کی ایک مستقل شکل ہوتی ہے۔ اردو حروف تہجی زیادہ تر صوتی اصولوں پر مبنی ہے، یعنی ہر حرف کی ایک مخصوص آواز ہوتی ہے، جب کہ انگریزی میں ایک ہی حرف مختلف سیاق و سباق میں مختلف آوازیں پیدا کر سکتا ہے، جو تلفظ کے قوانین کو پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ اس تحقیقی جائزے میں ان دونوں زبانوں کے حروف تہجی کے ارتقائی پس منظر، ساختی پہلوؤں اور دونوں زبانوں کے درمیان مماثلتوں اور اختلافات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

انگریزی حروف تہجی(English Alphabets)

قدیم انگریزی حروفِ تہجی (Old English Alphabet) کی تاریخ پانچویں سے گیارہویں صدی کے دور سے جڑی ہوئی ہے۔ اس دور کو "Anglo-Saxon Period" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ انگلستان میں اس وقت اینگلو سیکسن قبائل آباد تھے جنھوں نے قدیم انگریزی زبان بولی اور لکھی۔ قدیم انگریزی حروفِ تہجی بنیادی طور پر رونی (Runic) اور لاطینی رسم الخط کے امتزاج پر مشتمل تھے۔ قدیم انگریزی زبان نے رونی حروف (Runes) کو اپنی تحریری بنیاد کے طور پر اپنایا۔ یہ رونی رسم الخط "Futhark" کہلاتا تھا، جو سکینڈے نیوین اور جرمنک زبانوں میں استعمال ہوتا تھا۔ رونی رسم الخط(Runes) میں ابتدائی طور پر "Futhark" کے ۲۴ حروف استعمال ہوتے تھے، جو جرمنک زبانوں کے لیے عام تھے۔ یہ حروف زیادہ تر پتھروں، دھاتوں، اور لکڑی پر کندہ کیے جاتے تھے اور رسمی یا جادوئی مقاصد کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ Futhark حروف تہجی کا عکس ذیل میں دیا جارہا ہے۔

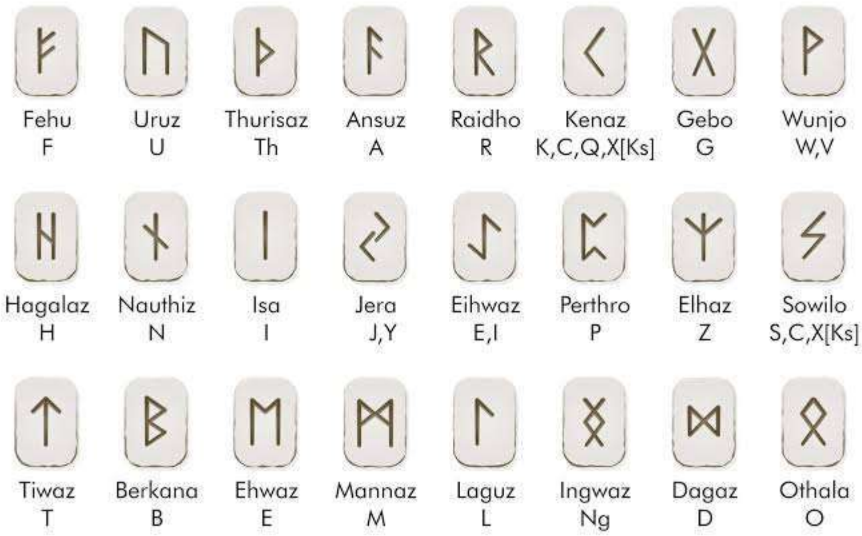

(۱)

ساتویں صدی کے بعد مسیحیت کے بڑھنے کے ساتھ لاطینی حروف تہجی متعارف کرائے گئے اور رفتہ رفتہ اس نے رونی حروف کی جگہ لے لی۔

حروف (Letters)

A, B, C, D, E, F, G, H, I, K, L, M, N, O, P, Q, R, S, T, U, X, Y, Z

رونی اور قدیم انگریزی کے مخصوص حروف کا استعمال اس طرح ہوتا تھا۔

۱. **Æ (æ):** اسے *"ash"* کہا جاتا تھا اور یہ "a" اور "e" کی مرکب آواز کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

۲. **Þ (thorn):** یہ "th" کی آواز کے لیے استعمال ہوتا تھا، جیسے "this" یا "think" میں۔

۳. **Ð (eth):** یہ بھی "th" کی آواز کے لیے استعمال ہوتا تھا، لیکن نرم آوازوں جیسے "the" میں۔

۴. **Ƿ (wynn):** یہ "w" کی آواز کے لیے تھا، کیونکہ لاطینی میں "w" موجود نہیں تھا۔

۵. **Ȝ (yogh):** یہ "y" یا "gh" کی آواز کے لیے استعمال ہوتا تھا، جیسا کہ "night" کے قدیم تلفظ میں۔

قدیم انگریزی تحریر زیادہ تر مذہبی اور ادبی نوعیت کی تھی۔ ایک مشہور مثال **"Beowulf"** کی نظم ہے جو قدیم انگریزی ادب کا شاہکار ہے۔

"Hwæt. We Gardena in geardagum,
þeodcyninga, þrym gefrunon,
hu ða æþelingas ellen fremedon.
Oft Scyld Scefing sceaþena þreatum,

monegum mægþum, meodosetla ofteah,
egsode eorlas. Syðđan ærest wearð
feasceaft funden, he þæs frofre gebad,
weox under wolcnum, weorðmyndum þah,
oðþæt him æghwylc þara ymbsittendra
ofer hronrade hyran scolde,
gomban gyldan. þæt wæs god cyning."(۲)

اس نظم میں رومی اور لاطینی حروف کے امتزاج کے حامل قدیم انگریزی حروف تہجی استعمال کیے گئے ہیں، جن میں رونی اور لاطینی حروف کا امتزاج شامل ہے۔ چھٹی صدی میں نارمن فتح (Norman Conquest) کے بعد قدیم انگریزی کا اختتام ہوا اور اس کی جگہ **وسطی انگریزی (Middle English)** نے لے لی۔ نارمن فرانسیسی کے اثر کے باعث قدیم انگریزی کے کئی مخصوص حروف (جیسے "Þ" اور ("ð" استعمال سے باہر ہو گئے۔ قدیم انگریزی حروف تہجی زبان کے مخصوص تلفظ اور آوازوں کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ آج کے انگریزی حروفِ تہجی ان میں قدیم بنیادوں پر قائم ہیں لیکن قدیم انگریزی کے کئی مخصوص حروف ختم ہو چکے ہیں۔

وسطی انگریزی حروف تہجی(Middle English Alphabets)

وسطی انگریزی(Middle English)میں حروف تہجی کے آغاز اور ارتقا ۱۱۵۰ء عیسوی سے ۱۵۰۰ء عیسوی کے عرصے پر محیط ہے۔ یہ وہ دور تھا جب انگریزی زبان نے پرانی انگریزی(Old English)سے جدید انگریزی(Modern English)کی طرف سفر شروع کیا۔ وسطی انگریزی کے دور میں حروف تہجی کی ترقی اور اس کے استعمال میں کئی اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ وسطی انگریزی کے آغاز میں حروف تہجی بنیادی طور پر لاطینی رسم الخط پر مبنی تھا جو پرانی انگریزی کے دور میں مسیحی مشنریوں کے ذریعے متعارف ہوا تھا۔ ۱۰۶۶ء میں نارمن کی فتح کے بعد فرانسیسی زبان کے اثرات انگریزی رسم الخط پر نمایاں ہوئے۔ فرانسیسی الفاظ کے اضافے اور فرانسیسی تلفظ نے انگریزی کے صوتی اور تحریری نظام کو متاثر کیا۔

وسطی انگریزی کے دور میں حروف تہجی میں چند اہم تبدیلیاں ہوئیں جن میں سے ایک "W" کی شمولیت ہے۔ پرانی انگریزی میں "w" کو "uu" یا "ƿ" کی شکل میں لکھا جاتا تھا لیکن وسطی انگریزی میں اسے ایک علیحدہ حرف کے طور پر متعارف کروایا گیا۔ "I" اور "J" کو ایک ہی حرف تصور کیا جاتا تھا لیکن وسطی انگریزی کے اواخر میں "J" کو ایک علیحدہ حرف کے طور پر شناخت دی گئی۔ "U" اور "V" کو بھی ابتدائی طور پر ایک ہی حرف سمجھا جاتا تھا لیکن اس دور میں ان کی الگ حیثیت قائم ہوئی۔ "Þ(thorn) ") اور " ð"(eth) پرانی انگریزی میں دونوں علامات استعمال ہوتی تھیں لیکن وسطی انگریزی کے دوران انہیں ختم کر دیا گیا اور ان کی جگہ "th" نے لے لی۔ حروف

تہجی کے تمام ۲۶ حروف کو یکساں استعمال کیا جانے لگا جو پہلے مختلف جگہوں پر مختلف طریقوں سے لکھے جاتے تھے۔ وسطی انگریزی کے دوران حروف تہجی تقریباً جدید انگریزی جیسا ہی تھا لیکن چند علامات اور طرز تحریر مختلف تھے۔

A, B, C, D, E, F, G, H, I, K, L, M, N, O, P, Q, R, S, T, U/V ,W,X,Y,Z.

وسطی انگریزی کے دور میں زبان کے صوتیاتی نظام میں بڑی تبدیلیاں آئیں۔ حروف علت (vowels) کی آوازیں بدلنا شروع ہوئیں، جس نے جدید انگریزی کے تلفظ کی بنیاد رکھی۔ مختلف علاقوں میں مختلف تلفظ اور لہجے پیدا ہوئے جو حروف تہجی کے استعمال اور الفاظ کی ساخت کو متاثر کرتے تھے۔

پرنٹنگ پریس کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ وسطی انگریزی کے اواخر میں ۱۴۷۶ میں ولیم کیکسٹن نے انگلینڈ میں پرنٹنگ پریس متعارف کروایا یہ ایجاد انگریزی زبان اور حروف تہجی کو معیاری بنانے میں اہم ثابت ہوئی۔ پرنٹنگ پریس نے الفاظ کی املا (spelling) کو بھی مستحکم کیا۔

وسطی انگریزی کا دور انگریزی زبان کے ارتقاء میں ایک پل کا کردار ادا کرتا ہے۔ اس دور میں حروف تہجی کو معیاری شکل ملنا شروع ہوئی اور وہ صوتی و تحریری تبدیلیاں آئیں جو آج کی انگریزی کی بنیاد ہیں۔ وسطی انگریزی کے اختتام تک حروف تہجی کا نظام جدید انگریزی کے قریب آ چکا تھا۔ معیاری ہجوں (spelling) کی ابتدا ہوئی۔ وسطی انگریزی کی ترقی نے زبان کو ایک مضبوط، معیاری، اور قابلِ قبول شکل دی جو جدید انگریزی کے ارتقا کے لیے راستہ ہموار کر گئی۔

جدید انگریزی حروف تہجی (Modern English Alphabets)

جدید انگریزی حروف تہجی کی موجودہ شکل ۲۶ حروف پر مشتمل ہے۔

A ،B ،C ،D ،E ،F ،G ،H ،I ،J ،K ،L ،M ،N ،O ،P ،Q ،R ،S ،T ،U ،V ،W ،X ،Y ،Z

یہ حروف لاطینی حروف تہجی پر مبنی ہیں، لیکن انگریزی زبان کی مختلف آوازوں کی نمائندگی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ حروف دو اقسام میں تقسیم کیے جاتے ہیں:

۱. حروفِ علت (Vowels)
۲. حروفِ صحیح (Consonants)

حروفِ علت (Vowels)

انگریزی میں ۵ حروف علت (A, E, I, O, U) ہیں۔ ان حروف کی خاصیت یہ ہے کہ ان کے بغیر کسی بھی لفظ کا تلفظ ممکن نہیں۔ ہر حرف علت کی آوازیں مختلف ہوتی ہیں، جیسے لمبی (long) اور مختصر (short) آوازیں۔ مثلاً

A:	Apple (مختصر آواز)	Cake(لمبی آواز)
E:	Egg(مختصر آواز)	Tree(لمبی آواز)
I:	Ink(مختصر آواز)	Bike(لمبی آواز)
O:	Ox(مختصر آواز)	Rose(لمبی آواز)
U:	Umbrella(مختصر آواز)	Cube(لمبی آواز)

حروفِ صحیح (Consonants)

انگریزی میں ۲۱ حروف صحیح(B, C, D, F, G, H, J, K, L, M, N, P, Q, R, S, T, V, W, X, Y, Z)ہیں۔ حروف صحیح وہ ہوتے ہیں جن کی آوازیں تلفظ کے لیے عام طور پر حروف علت کے ساتھ مل کر بنائی جاتی ہیں۔ مثلاً:

Bat, Cat, Dog

(Cat, Bat, Dog) یہاں B, C,اورD حروف صحیح ہیں اور A, O حروف علت ہیں۔ ہر حرف کی ایک مخصوص آواز اور تلفظ ہوتا ہے جو الفاظ بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔

حروف تہجی میں بعض حروف بظاہر تو حروفِ صحیح ہیں لیکن بعض اوقات بطورِ حروفِ عِلت استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً لفظ Happy میں "Y"Vowel کے طور پر استعمال ہوا ہے جبکہ لفظ "Yellow" میں "Y"Consonant کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح حرف "X" زیادہ تر الفاظ میں "ks" کی آواز دیتا ہے۔ جیسے لفظ Box کے تلفظ کی ادائیگی میں x کی آواز "ks" کی نکلتی ہے۔ حرف "Q" بھی ہمیشہ "U" کے ساتھ آتا ہے جیسے Queen لفظ میں Q کے ساتھ U استعمال ہوا ہے۔ یہ تمام حروف انگریزی زبان کے بنیادی ڈھانچے کا حصہ ہیں اور ان کی مدد سے ہزاروں الفاظ اور جملے بنائے جاسکتے ہیں۔

انگریزی حروف تہجی نہ صرف آوازوں کی نمائندگی کے لیے بلکہ تحریر میں بھی چھوٹے اور بڑے دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱. بڑے حروف (Capital letters): A, B, C,... Z
۲. چھوٹے حروف(Small letters): a, b, c, ... z

بڑے حروف عام طور پر جملے کی ابتدا، نام، یا خاص اسم (Proper Noun) کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ چھوٹے حروف عام الفاظ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ انگریزی زبان میں چھوٹے حروفِ تہجی (Lowercase Letters) کی ابتدا کا تعلق لاطینی زبان کے رسم الخط کی ترقی سے ہے۔ یہ عمل قرونِ وسطیٰ (Medieval Period) کے دوران ہوا، جب لکھائی کے انداز میں تبدیلیاں آئیں۔

چھوٹے حروف کی ابتدا بنیادی طور پر لاطینی رسم الخط کی ترقی اور لکھائی میں آسانی کی ضرورت کے تحت ہوئی۔ لاطینی رسم الخط پر مبنی ابتدائی انگریزی تحریریں صرف بڑے حروف (Majuscule) میں لکھی جاتی تھیں۔ یہ حروف پتھروں، یادگاروں، اور اہم دستاویزات پر کندہ کیے جاتے تھے۔ لیکن چھٹی صدی کے بعد جب کتابیں اور مخطوطے (manuscripts) زیادہ عام ہوئے تو لکھائی کو تیز اور آسان بنانے کے لیے حروف کی چھوٹی اور گول شکلیں بننے لگیں۔ قرونِ وسطیٰ میں چھوٹے حروف مزید ترقی یافتہ ہو گئے اور بڑے حروف کے ساتھ استعمال ہونے لگے۔ پندرھویں صدی میں پرنٹنگ پریس کی ایجاد نے چھوٹے اور بڑے حروف کی معیاری شکل کو مزید مضبوط کیا۔ انگریزی زبان نے لاطینی رسم الخط سے یہ نظام اپنایا اور چھوٹے حروف پندرھویں صدی کے آخر تک عام طور پر تحریر اور طباعت میں شامل ہو چکے تھے۔ بڑے حروف (Capital Letters) کو جملوں کے آغاز، ناموں، اور عنوانات کے لیے مخصوص کیا گیا۔ چھوٹے حروف (Lowercase Letters) کو عام الفاظ اور تحریر کے لیے استعمال کیا گیا، کیونکہ یہ لکھنے میں آسان اور وقت بچانے والے تھے۔

اردو حروف تہجی(Urdu Alphabets)

اردو کا رسم الخط بنیادی طور پر عربی سے مستعار ہے۔ سامی زبانوں کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے، جس میں عبرانی، آرامی، فینیقی اور اکادی زبانیں بھی شامل ہیں۔ سامی زبانوں کے حروفِ تہجی کی ابتدا فینیقی سے ہوئی، جو کہ دنیا کے اولین صوتی (phonetic) حروف تہجی میں شمار کیا جاتا ہے۔ فینیقی حروف تہجی تقریباً 1200 قبل مسیح میں وجود میں آئے اور اس کے حروف تصویری اشکال (hieroglyphics) سے ماخوذ تھے۔ یہ رسم الخط یونانی، عبرانی اور عربی زبانوں کے لیے ایک بنیاد بنا۔ عربی رسم الخط براہ راست نبطی رسم الخط سے نکلا جو کہ چوتھی صدی عیسوی میں شمالی عرب میں رائج تھا۔ نبطی رسم الخط آرامی زبان سے ماخوذ تھا جو کہ مشرق وسطیٰ میں وسیع پیمانے پر بولی جاتی تھی۔ یہی نبطی رسم الخط عربوں نے اپنایا اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں آتی گئیں یہاں تک کہ وہ عربی رسم الخط میں تبدیل ہو گیا۔

عربی میں الف(ا) نبطی اور آرامی "الف" سے اخذ کیا گیا۔ اس طرح نبطی زبان میں "ب"(بیت) ایک مخصوص انداز میں لکھی جاتی تھی، جو عربی میں "ب" بن گئی۔ ج(جیم) نبطی "گمل" سے نکلا اور "د"(دالت) جو نبطی میں سیدھی لکیر کی طرح تھی عربی میں خم دار ہو گئی۔ اسی طرح دیگر حروف ک(کاف) فینیقی "کپ" سے اور م(میم) آرامی "میم" سے اخذ کیا گیا۔

ابتدا میں اس زبان میں نقطے موجود نہیں تھے مثلاً "ب"، "ت"، "ث" کی ایک ہی شکل تھی۔ ابتدا میں عربی متن میں حرکات (vowels) شامل نہیں تھے جس کی وجہ سے الفاظ کے معانی مختلف ہو سکتے تھے۔ عربی حروف ایک دوسرے کے ساتھ جڑ سکتے ہیں جو نبطی رسم الخط کی خاصیت تھی۔

اسلام کی آمد کے بعد، خاص طور پر قرآن کریم کی کتابت کے دوران، عربی رسم الخط میں بڑی اصلاحات کی گئیں۔ ساتویں صدی عیسوی میں، ابو الاسود الدؤلی نے پہلی بار عربی میں نقطے متعارف کرائے تاکہ مختلف حروف میں فرق کیا جاسکے۔ مثلاً:

- "ب"، "ت"، "ث" کو الگ الگ ظاہر کرنے کے لیے نقطے لگائے گئے۔
- "ج"، "ح"، "خ" کی تمیز کے لیے بھی نقطے شامل کیے گئے۔

قرآن کریم کی درست تلاوت یقینی بنانے کے لیے خلیل بن احمد الفراہیدی نے آٹھویں صدی میں زیر، زبر، پیش اور تنوین متعارف کرائے۔ مثلاً:

- "کَتَبَ" (اس نے لکھا)
- "كُتِبَ" (لکھا گیا)
- "كِتَابٌ" (ایک کتاب)

ابتدا میں عربی میں کل بائیس حروف تھے۔ بعد ازاں ان میں چھے حروف ث، خ، (ثخذ) اور ص، ظ، غ (صظغ) کا اضافہ کیا گیا۔ ان حروف کو ت، ح، د، ص، ط اور ع میں ایک ایک نقطہ لگا کر الگ حرف کی شکل دی گئی۔ عربی زبان میں اٹھائیس بنیادی حروف موجود ہیں جو دائیں سے بائیں لکھے جاتے ہیں۔ ان حروف تہجی کی ترتیب ابجد کہلاتی ہے۔ یہ ترتیب ابجد درج ذیل ہے:

ابجد: اب ج د

ہوز: ہ و ز

حطی: ح ط ی

کلمن: ک ل م ن

سعفص: س ع ف ص

قرشت: ق ر ش ت

ثخذ: ث خ ذ

ضظغ: ض ظ غ

ان میں کچھ اضافی علامات بھی شامل ہیں، جیسے ہمزہ (ء) اور مد (آ)۔ یہ تلفظ کو واضح کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا حروف کی تعداد اٹھائیس ہے جو اردو حروف تہجی میں ہو بہو اختیار کی گئی ہے۔ ان حروف کی موجودہ ترتیب اشکال کے لحاظ سے رکھی گئی ہے جسے ترتیب ابتث کہتے ہیں۔ عربی کی ترتیب ابتث یوں ہے:

ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، لا، ء، ی۔

مختصراً ہم یوں کہ سکتے ہیں کہ عربی حروفِ تہجی کا آغاز جزیرۂ عرب میں ابتدائی سامی زبانوں کے رسم الخط سے ہوا جس میں نبطی اور آرامی اثرات نمایاں تھے۔ ابتدا میں عربی رسم الخط غیر منقوط تھا، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میں نقطوں اور حرکات کا اضافہ کیا گیا تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ قرآن مجید کے نزول کے بعد عربی رسم الخط کو استحکام ملا اور اسلامی علوم و ثقافت کے فروغ کے ساتھ اس کا دائرہ وسیع ہوا۔ بعد ازاں عربی حروفِ تہجی کو مختلف زبانوں نے اختیار کیا، جن میں فارسی، اردو، اور دیگر مشرقی زبانیں شامل ہیں۔ ہر زبان نے اپنی صوتی ضروریات کے مطابق ان میں ترمیم و اضافہ کیا جس سے ان حروف تہجی کا یہ سلسلہ مسلسل ارتقا پذیر رہا۔

اردو زبان کی تشکیل مختلف لسانی اثرات کا نتیجہ ہے جن میں سنسکرت، فارسی، عربی اور ترکی شامل ہیں۔ عربی زبان سے یہ رسم الخط اسلام کی فتوحات کے ساتھ برصغیر میں آیا۔ اردو کا آغاز دکن اور شمالی ہندوستان میں مسلم حکمرانوں کے دور میں ہوا۔ چونکہ اردو اور عربی زبان سے قریب تھی اس لیے اس کا رسم الخط بھی وہی اپنایا گیا۔۔ اردو رسم الخط اور اس کے حروفِ تہجی زیادہ تر فارسی اور عربی سے مستعار لیے گئے ہیں جبکہ کچھ حروف کا اضافہ بعد میں مخصوص صوتیاتی ضروریات کے تحت کیا گیا۔

> "مسلمانوں کی برصغیر میں آمد کے ساتھ ہی عربی فارسی رسم الخط بھی یہاں آیا۔ مختلف اوقات میں آنے والے مسلمان اگرچہ تین مختلف زبانیں عربی، فارسی اور ترکی بولتے تھے لیکن ان کا رسم الخط ایک ہی تھا۔"(۳)

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ دو زبانوں کا باہمی رشتہ تب تک ممکن نہیں جب تک دونوں زبانوں کے لوگ کا مراسم اور روابط ایک دوسرے سے نہ ہوں۔ یہ مراسم اور روابط تہذیبی، تجارتی، مذہبی اور سیاسی نوعیت کے ہوسکتے ہیں۔ ہندوستان اور عرب کے روابط کی وجہ تجارت تھی۔ دونوں قومیں ایک دوسرے سے تجارت کے ذریعے متعارف ہوئیں۔ اس خطے میں جب محمد بن قاسم نے حملہ کیا تو یوں سیاسی طور پر بھی عربی زبان نے اس علاقے میں جڑ پکڑی اور سندھی تہذیب کئی عشروں تک سندھی اور عربی مخلوط تہذیب کا گہوارہ رہی۔

> "اردو نظام تہجی میں حروف ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع، اور ق عربی الفاظ سے مختص ہیں۔ ص فارسی کے چند الفاظ میں بھی آتا ہے"(۴)

چونکہ عربی میں بعض صوتیاتی آوازیں نہیں تھیں جو ہند- آریائی زبانوں میں پائی جاتی ہیں اس لیے فارسی کے توسط سے اردو میں چند اضافی حروف شامل کیے گئے، جیسے پ، چ، گ، ژ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ان حروف کے لکھنے اور پڑھنے کے مزید اصول وضع ہونے لگے۔ اس ضمن میں فورٹ ولیم کالج میں گلکرسٹ کی کاوشیں بہت اہم ہیں۔ اگرچہ گلکرسٹ نے حروف تہجی کے اصول غیر ملکی طلبا کے لیے وضع کیے تھے لیکن یہ حقیقت ہے کہ بہت حد تک اردو کے حروف کی آوازوں میں ایک فرق تحریری طور پر گلکرسٹ نے واضح کیا تھا۔ بعض ماہرینِ لسانیات کے نزدیک اردو حروف تہجی کی تعداد ۵۲ حروف سمجھی جاتی ہے۔ مولوی عبدالحق نے حروف تہجی کی تعداد ۵۰ بتائی ہے۔ اس بارے وہ لکھتے ہیں:

"اردو حرف (تہجی) کُل ملا کر پچاس ہیں اور ان میں ہر قسم کی آواز ادا کرنے کی گنجائش ہے اور اس خیال سے اردو ابجد کو دنیا کی بہت سی زبانوں پر ایک طرح کا تفوق حاصل ہے۔"(۵)

موجودہ دور میں اردو حروفِ تہجی کی تعداد ۳۷ مانی جاتی ہے، جن میں ۳۹ سے زائد آوازوں کو ظاہر کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ یہ اضافی آوازیں نقطوں، علامات اور حرکات کے ذریعے ظاہر کی جاتی ہیں۔ اکمل نعیم صدیقی یوں بیان کرتے ہیں:

"عربی کے یہ ۲۸ حروف آج بھی اردو کے حروف تہجی کا حصہ ہیں۔ فارسی نے بھی ان حروف کو جیوں کا تیوں اختیار کیا مگر چار نئے حروف بھی وضع کئے۔ یہ نئے وضع کردہ حروف ہیں۔ پ چ ژ گ۔ اردو نے فارسی کے یہ نئے وضع کردہ حروف اپنا لیے مگر اب بھی اردو کی کچھ بنیادی آوازیں ایسی تھیں جنہیں ان حروف تہجی کے ذریعہ پیش نہیں کیا جاسکتا تھا اس لئے اردو کے لئے چار نئے حروف وضع کیے گئے وہ حروف ہیں۔ ٹ ڈ ڑے۔ اس طرح اردو میں حروف کی تعداد ۳۶ ہو گئی۔"(۶)

اردو حروفِ تہجی کی فہرست درج ذیل ہے۔

'ا، ب، پ، ت، ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، گ، ل، م، ن، ں، و، ہ، ھ، ی، ے۔'

اردو حروف تہجی صوتی بنیاد پر بھی تقسیم کیے جاتے ہیں۔ مثلاً:

- ✓ مصوتے :(Vowels)
- ✓ مصمتے :(Consonants)

اس تحقیقی جائزے کی روشنی میں ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ انگریزی حروف تہجی کا ارتقا مختلف تہذیبوں اور زبانوں کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ آج یہ دنیا کی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی حروفِ تہجی میں شامل ہیں، جو کئی زبانوں میں تحریر اور مواصلات کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ نو آبادیاتی دور میں برطانوی سلطنت کے پھیلاؤ اور عصر حاضر میں انگریزی حروفِ تہجی عالمی سطح پر زبانوں کے لیے ایک معیار بن گئے۔

اردو حروف تہجی کسی بھی ایک زبان سے نہیں بلکہ فارسی، عربی، ہندی کے انفرادی و مشترکہ حروف کی جامع شکل ہے۔ عربی زبان کے حروف اردو کے لیے ناکافی تھے۔ اس لیے دیگر زبانوں سے بھی کئی حروف اردو میں شامل کیے گئے۔ فارسی رسم الخط نے عربی کے ۲۸ حروف کے ساتھ مزید ۴ حروف (پ، چ، ژ، گ) کا اضافہ کیا جو فارسی زبان کی صوتیات کے مطابق تھے۔ اردو زبان میں کل 37 بنیادی حروف ہیں جن میں ۳۹ تک آوازیں شامل ہیں، جو اضافی علامات اور مرکب حروف کے ذریعے ظاہر کی جاتی ہیں۔ "ٹ، ڈ، ڑ" یہ

حروف ہندی یا سنسکرت آوازوں کو ظاہر کرنے کے لیے شامل کیے گئے۔"ں، ۃ، ے" یہ اردو کے مخصوص صوتی نظام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

حوالہ جات

1) https://wiccaliving.com/runes/elder-futhark-alphabet/k
2) https://www.poetryfoundation.org/poems/43521/beowulf-old-english-version

۳) مرزا خلیل بیگ، ڈاکٹر، اردو کی لسانی تشکیل، علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، ۱۹۸۹، ص ۱۸۰

۴) ایضاً، ص ۱۸۱

۵) عبدالحق، مولوی، قواعد اردو، نئی دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۲۰۰۷ء، ص ۲۹

۶) اکمل نعیم صدیقی، ہندوستان میں اردو، جودھ پور: احمر کریم پبلی کیشنز، ۲۰۲۴ء، ص ۶۹

۷)

References:

1) https://wiccaliving.com/runes/elder-futhark-alphabet/k
2) https://www.poetryfoundation.org/poems/43521/beowulf-old-english-version
3) Mirza Khalil Baig, Doctor, *Urdu ki Lisani Tashkeel*, Aligarh: Aligarh Muslim University,1989, Page-180
4) As above, Page-181.
5) Abdul Haq, Maulvi, Qawaid-e-Urdu, Nai Dehli: Anjuman Taraqqi Urdu Hind, 2007, Page- 29.
6) Akmal Naeem Siddiqi, Hindustan mein Urdu, Jodhpur: Ahmar Kareem Publications, 2024, Page- 69.